© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

دُخترانِ قومِ مسلم

لوگ کہتے ہیں مگر خاموش ہیں اہلِ سخن
بِک گئے اغیار کے ہاتھوں میں اربابِ وطن
اُن کی آنکھوں سے لہو بہنے لگے گا بالیقیں
میں اگر کہہ دوں چمن والوں سے رودادِ چمن
کھا گئی ہے غیرتِ اسلاف ، تہذیبِ فرنگ
دُخترانِ قومِ مسلم ہوگئیں بے پیرہن
اہلِ دانش نے فضا پر خوف طاری کردیا
بزدلی نے لوٹ لی ہے عصمت دارورسن
بے حسی اتنی ہے کوئی سوچتا تک بھی نہیں
کیوں مسلمانوں کے لاشے سڑ رہے ہیں بے کفن
کون پوچھے کس لیے مارے مسلماں بے خطا
کیوں لہو سے سرخ ہیں بغداد کے دشت و دمن
تیرہ و تاریک شب میں کچھ نظر آتا نہیں
ہر طرف مایوسیاں ہیں اے خدائے ذوالمنن
جذبۂ شوقِ شہادت روک سکتا ہے اسے
کروٹیں لیتا رہے گا کب تلک چرخِ کہن
کفر نے کاشفؔ مسلمانوں کو للکارا ہے پھر
پھر ہمیں مطلوب ہے اک بازوئے خیبر شکن

جعفر بلوچ

آہنگِ پاک

پاکستانی فی الواقع بن جائیں ہم
پاک وطن کی ایسے شان بڑھائیں ہم
ہر ذرّہ اس دھرتی کا ہو رشکِ سحر
نورِ عمل سے یوں اس کو چمکائیں ہم
پہلے بھی یہ اونچا ہے ماشاء اللہ
اور اونچا اپنا پرچم لہرائیں ہم
پھر یہ دیکھیں کون ہے چھوٹا کون بڑا
تقویٰ کو پہلے معیار بنائیں ہم
امن اور عافیت میں ساری دنیا ہو
خیر و کرم کا وہ آئین اپنائیں ہم
دشمن اپنا گورا ہو یا کالا ہو
اس کو اس کے کیفر تک پہنچائیں ہم
اپنے وطن میں پالیسی بھی اپنی ہو
نام و نشانِ استعمار مٹائیں ہم
ہر بُش ہر کوڑا کرکٹ سے صاف کریں
اپنے چمن کو اب اس طور سجائیں ہم
جو خسرو پرویز تجاوز حد سے کرے
انجام اس کا اس کو یاد دلائیں ہم
پھر سے چلیں ہم خیر بشر کے رستے پر
پھر سے جعفرؔ خیرِ امم کہلائیں ہم

© rasailojaraid.com